مولوی احتشام الحق و مولوی محمد شفیع صاحب
وغیرہم وہابیہ دیوبندیہ کے غلط فتووں کا بطلان
اور علمائے اہل سنت و جماعت کیجانب سے

حق و صداقت کا

# اعلان

الموسوم بہ

# شمشیرِ صداقت

مرتبہ

جناب فضل احمد صاحب نقشبندی مجددی

مدفیضہم العالی
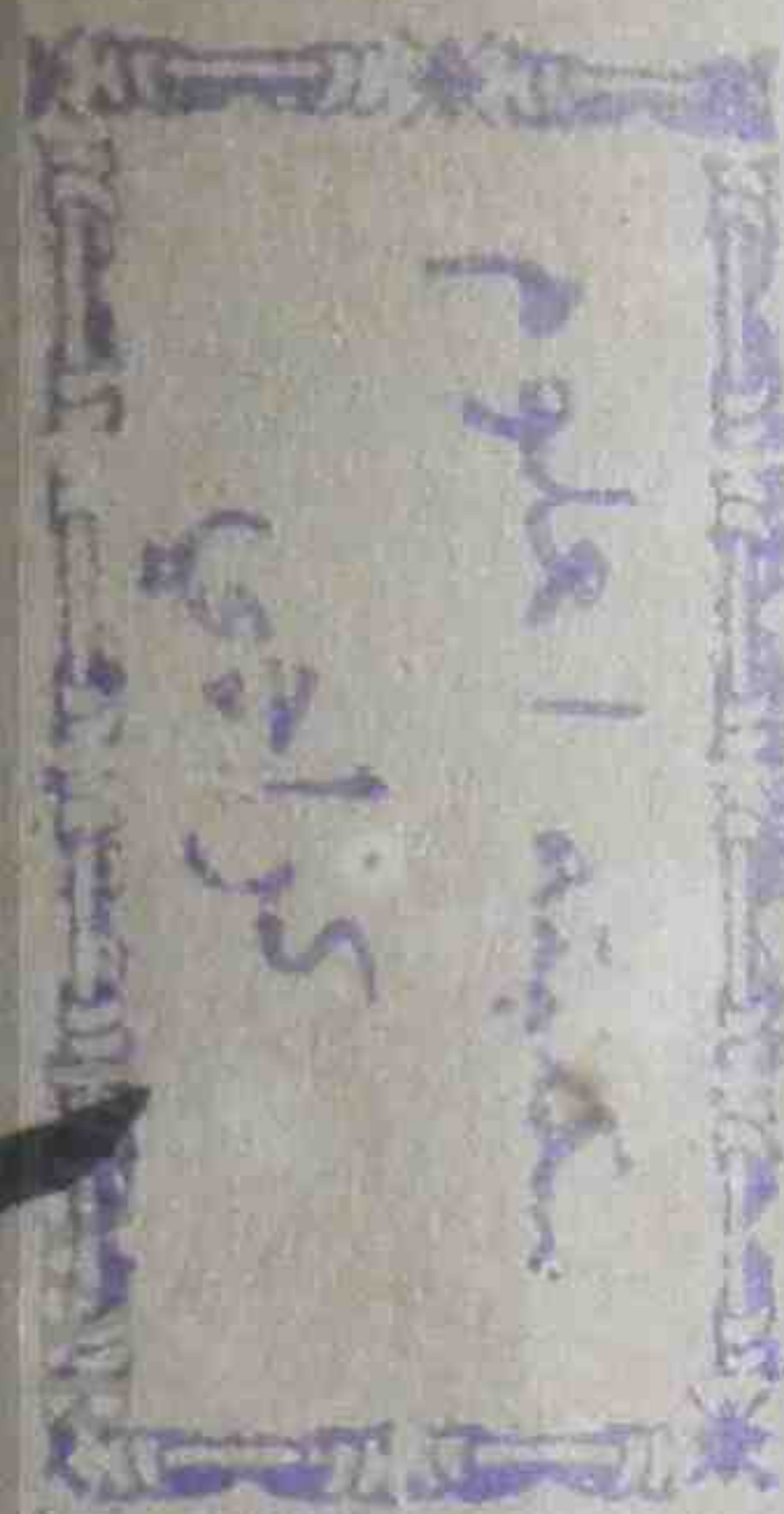
Syed Mohd Dehlavi
...ood Nasir Library
...RACHI-18.
maablib.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ محمد عارفین اور عبد التواب میں جھگڑا ہوا۔ محمد عارفین نے یہ کہا کہ حسین کے نام کا شربت میں حرام مثل پیشاب کے سمجھتا ہوں کیونکہ وہ غیر اللہ کے لئے ہے اسی کو حضرت مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتویٰ رشیدیہ جلد ۳ میں فرمایا ہے۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا۔ دودھ پلانا۔ شربت پلانا۔ چندہ سبیل شربت میں دینا نادرست اور تشبہ بروافض کی وجہ سے حرام ہے۔

(خلاصہ) عبد التواب نے کہا سبیل شربت امام حسین علیہ السلام سب شیعہ سنی ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں۔ استغفر اللہ تم ایسی بیہودہ بات کہتے ہو تم کو شرم نہیں آتی جب جھگڑا دونوں میں بڑھا تو محلہ والوں نے یہ طے کیا ہے کہ اگر مولوی احتشام الحق صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب اور محمد متین صاحب خطیب اور مولوی عبد الجبار صاحب فرمادیں کے تو مان لینا اس لئے کہ کراچی میں سب سے بڑے یہی عالم ہیں براہ کرم جواب مدلل عنایت فرمائیں۔ کراچی کھدڑا۔

عنایت اللہ کراچی

6/9/56

۸۶،

# جواب

ہوالموفق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا شربت یا اونکے نام کی سبیل رکھنا اس سے عوام جہلا کا مقصد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی و رضا ہوتی ہے اور ان کا تقرب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے شربت اور ایسے سبیل کا پانی حرام و ناجائز ہے اور آیتہ وجعلو للہ مما ذراء من الحرث والانعام نصیبا فقالوا ھٰذا للہ بزعمھم وھٰذا لشرکائنا ایتہ اسکی حرمت پر دال ہے۔ جس طرح گرمی کے زمانے میں بعض ہندو رہ گذر پر لوگوں کے پینے کے لئے پانی بنام دیوتاؤں کے رکھتے ہیں اس کا پانی مسلمانوں کے لئے جائز نہیں بعینہٖ یہی حکم شربت حسین و سبیل حسین کا ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ ابو القاسم محمد صدرین عفی عنہ

الجواب صحیح
بندہ احتشام الحق تھانوی

۲۰-۸-۵۴

جیکب لائن کراچی
مہر۔ دار الافتاء
مدرسہ اشرفیہ

maablib.org

# الجواب

ماہ محرم میں سوگ و تعزیہ برداری و شربت سازی اور دیگر انہی سے متعلقہ جو امور عام طور سے رائج ہیں سب بدعت ہیں شرع میں نہ صرف یہ کہ انکی کوئی اصل نہیں بلکہ ممانعت ہے۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح
بندہ محمد شفیع عفی عنہ

مہر

محمد مظہر بقا عفی عنہ
۹ ۱/۲ھ

MAAB 1431
maablib.org

---

# ھوالمسدد

مجیب و مصحح اول کے جواب سے یہ چند امور مقتبس ہوتے ہیں (۱) حضرت حسین کی خوشنودی و رضا لازم آتی ہے۔ حالانکہ اس کا عدم مشروع ہے یعنی انسے بغض و عداوت چاہئے۔

(۲) اور ان کا تقرب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ مخصوص باری تعالی ہے۔ لہذا شربت یا سبیل والا مشرک ہوا۔ چونکہ اس نے سبیل سے تقرب امام حسینؑ حاصل کیا۔

(۳) شربت و سبیل مشرکین کی طرح فعل شرک ہے فقالوا ھذا

اللہ بز عمہم اور جو شخص شرک کرے وہ مشرک لہذا سبیل لگانے والا مشرک ہوا۔

(۴) گرمی کے موسم میں بعض ہنود اپنے دیوتاؤں کے نام پر پیاؤ لگاتے ہیں۔ بعینہ یہی حکم شربت و سبیل حسنین کا ہے۔ یعنی سبیل والے حسنین علیہ السلام کو دیوتا مانتے ہیں۔ سبحان اللہ کیا فہم و فراست ہے

(۱) بیشک شربت حسنین و سبیل و ایصالِ ثواب سے حضرات حسنین علیہ السلام کی مسلمانوں کو خوشنودی و رضا ہی مقصود ہوتی ہے۔ یہ عین ثواب ہے۔ بقولہ تعالیٰ۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ سے تمام مسلمانوں پر اہل بیت کی محبت عزت و حرمت فرض کردی اور اہانت حرام محبت کا تقاضا ہے۔ دامے درمے سخنے قدمے سے انکی خدمت کیجائے انکی توہین سے بچے تاکہ ازیاد محبت کا سبب ہو دوسرے یہ متفقہ اہل سنت کا مسئلہ ہے کہ عبادت مالی و بدنی و قولی یعنی استغفار وغیرہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ تیسرے موہوبہ چیز جب موہوب لہ کردی جائے خواہ وہ زندہ ہو یا شہید یا مردہ تو اس سے موہوب لہ خوش ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ زندہ کو بعینہ وہ چیز ملتی ہے اور نبی یا شہید وغیرہ کو اس کا ثواب ملتا ہے جس سے وہ خوش ہوتے ہیں بقولہ تعالیٰ۔ یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ

مظاہر حق میں حماد مکی سے نقل کیا ہے کہ وہ کسی قبرستان میں سو گئے رات کو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ تمام اہل قبور حلقے حلقے بنائے بیٹھے ہیں۔ کہا کہ کیا قیامت آگئی۔ جواب ملا نہیں بلکہ ہمارے ایک بھائی نے قل ھو اللہ احد کا ہمکو ثواب بخشا ہے اس کا ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔ غرض یہ فعل مسلمانوں کا مستحسن ہے نہ شرک۔

(۲) تقرب یعنی عبادت کا الزام مسلمانوں پر بہتان عظیم ہے۔ وہ کونسا مسلمان ہے ......... جو حضرات حسنین علیہ السلام کو معبود یا خدا تعالیٰ کا شریک وسہیم خیال کرتا ہو۔

(۳) خدا کے لئے کوئی ایک مسلمان تو ایسا دکھادیں جو یہ کہتا ہو۔ یہ سبیل تو اللہ کے لئے ہے اور یہ سبیل ہمارے شرکائی معبود حسین کے لئے جب ہی تو آیۃ کا مصداق بنکر مشرک بن سکتا ہے ورنہ وہ عقل کا دشمن ہے جو فعل مسلم جائز ومستحسن کو فعل شرک بتائے۔

(۴) موسم گرما میں جو ہنود اپنے دیوتا یعنی اپنے جھوٹے معبودوں کے نام پر پیاؤ لگاکر تقرب حاصل کرتے ہیں اس سے شربت وسبیل حسنین سے کیا نسبت کیا کوئی سبیل والا حسنین علیہ السلام کو دیوتا جھوٹا معبود سمجھکر اسے تقرب کی نیت سے سبیل لگاتا ہے۔ سبیل لگانے سے صرف ایصال ثواب مقصود ہوتا ہے۔ یعنی اس سبیل سے جو مسلمان پانی یا شربت وغیرہ

پئیں گے اوس کا جو بدلہ یعنی ثواب اللہ تعالیٰ دیگا وہ ثواب حضرات
حسنینؑ کی ارواح مبارکہ کو ایصال یا ہدیہ ہے جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ کے ایصالِ ثواب کیلئے کنواں کھدوا کر فرمایا
ھٰذہ لام سعد مشکوٰۃ یعنی یہ سعد کی ماں کے لئے ہے حالانکہ انکا فعل
اللہ کیلئے تھا۔ اور ثواب اپنی والدہ کے لئے۔ لیکن آپنے یہ نام زد کرکے
فرمایا سعد کی ماں کے لئے ہے۔ بعینہٖ یہی حکم شربت وسبیل حسنین
کا ہے۔ گویا اب مجیب کے نزدیک پیاؤ ہنود وشربت وسبیل حسنین وکنواں
سعدؓ تینوں ایک حکم میں ٹھرے۔ ماشاء اللہ مجیب اول ومصحح صاحب نے
تمام اہل سنت وجماعت کے مشائخ کرام علمائے عظام وخواص وعوام
سب کو جو شربت یا سبیل یا ایصالِ ثواب امام عالی مقام ورفقاء امام
فداہم روحی وغیرہ کرتے ہیں انپر تقرب کا نازیبا دھبہ لگا کر نصف آیۃ
لکھکر کافر مشرک ٹہرایا۔ بعض سُنّی تو تقرب کا مفہوم بھی نہ سمجھتے ہوں گے
للہ ذرا انصاف جو آیۃ مشرکین کے حق میں لفظاً ومعناً نازل ہوئی وہ
آیۃ اپنی فہم وعقیدہ کی بنا پر مسلمان اہل سنت صحیح العقیدہ صحیح العمل پر
زبردستی چسپاں کرکے۔ ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ کے مصداق بنادی
پوری آیۃ شریفہ یوں ہے۔ روجعلوا للہِ مما ذرأ من الحرث والانعام
نصیباً فقالوا ھٰذا للہ بزعمھم وھٰذا لشرکائنا فما کان لشرکائہم

فلا یصل الی اللہ وما کان للہ فھو یصل الی شرکائہم ساء ما یحکمون ترجمہ اور اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے۔ ان میں اسے حصہ دار ٹھیرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے انکے خیال میں اور یہ ہمارے شریکوں (معبودوں) کا تو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور جو خدا کا ہے وہ انکے شریکوں کو پہنچتا ہے۔ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں اس آیت یا ترجمہ سے کوئی جاہل بلکہ اجہل بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ مشرکین کا فعل اور سبیل حسنین کا فعل ایک ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم:۔ ان کے جواب سے ایک.... بات یہ بھی لازم آتی ہے کہ یہ لوگ اہل سنت وجماعت کو مشرک سمجھتے ہیں جبھی تو مشرکین کے فعل سے نسبت دی غالباً اسی لئے انکی ایک جماعت اہل سنت وجماعت کو کلمہ پڑھواتی پھرتی ہے کہ انکے نزدیک وہ مشرک ہیں۔

یہ لوگ اصل میں خارجی ہیں چونکہ امام حسین علیہ السلام سے جلنا اور انکے لئے ایصالِ ثواب کو روکنا شعار خوارج ہے پانی۔ شربت وسبیل ودودھ پلانے کو منع کرنا یزیدیوں کا اتباع ہے کہ انہوں نے اہل بیت سے پانی بند کیا

رئیس المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ نے اپنے طریقہ عمل سے تمام امور پر پوری طرح روشنی ڈالدی وہ فرماتے ہیں ورتمام سال دو مجلس درخانہ فقیر منعقد می شوند مجلس ذکر وفات شریف ومجلسِ

شہادت حسنین اول کہ مردم روز عاشورہ یا یک روز پیش ازین قریب چہار صد کس یا پنج صد بلکہ ہزار فراہم می آیند و درود میخوانند بعد ازاں کہ فقیر می آید می شنیند ذکر فضائل حسنینؓ کہ در حدیث شریف وارد شدہ دربیان می آید و آنچہ در احادیث اخبار شہادت این بزرگان و تفصیل بعضے حالات و بد مآلی قاتلان ایشان وارد شدہ نیز مذکور می شود باین تقریب بعضے شدہ اند کہ در جناب ایشاں گذشتہ از روئے احادیث معتبرہ بیان کردہ می شود۔ دریں ضمن بعضے مرثیہ ہا کہ از مردم غیر یعنی جن و پری حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ شنیدہ اند نیز مذکور می شود۔ خوابہائے متوحش کہ حضرت ابن عباسؓ و دیگر صحابہ دیدہ اند و دلایت بر فرط حزن و اندوہ روح مبارک جناب رسالتماب صلی اللہ میکنند مذکور می گردد۔ بعد ازاں ختم قرآن مجید و پنج آیت خواندہ بر ما حضر فاتحہ نمودہ می آید۔ درایں بین اگر شخصے خوش الحان سلام میخواند یا مرثیہ مشروع این اتفاق شود۔ ظاہر است کہ دریں بین اکثر حضار مجلس را و ایں فقیر را ہم رقت و بکا لاحق می شود این ست قدریکہ بعمل می آید پس اگر ایں چیزہا نزد فقیر بہمیں وضع کہ مذکور شدہ جائز نمی بود اقدام برآں اصلا نمی کرد (فتاوی عزیزی) شاہ صاحب نے اپنے عمل سے محفل شریف وعشرہ کے تعین اسمیں اجتماع و بکا برسی عرس شہید کربلا منانا

کھانے پر فاتحہ ختم قرآن پاک و پنج آیت کا پڑھنا مرثیہ مشروع سب ہی ثابت فرماویں اور مولٰنا رشید احمد اور انکے متبعین کے تمام واہمات فاسدہ کا پورا پورہ ردو فرما دیا حقیقت بھی یہی ہے کہ شاہ صاحب کی طرح ہمیشہ سے اہل سنت اس طریقہ کے کاربند رہے اور ہیں مجیب ثانی کا جواب سبحان اللہ ماشاء اللہ ہے انہوں نے تو مثل کھو کھیت کی سنو کھلیان کی۔ صادق کر دی اور شربت سازی وغیرہ سے اپنے معتقدات کا پورا اظہار بھی فرما دیا غرض شاہ صاحب کا عمل تمام جوابات کا شافی کافی جواب ہے محمد عارفین نہایت درجہ گستاخ بدتمیز بیہودہ بے باک فاسق دین سے بے بہرہ ہے خداوند تعالیٰ ایسے عقائد فاسدہ سے اہل سنت کو محفوظ رکھے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واولی واحکم۔

محمد مظفر احمد غفرلہ
فریر روڈ کراچی نزد سنٹرل ہوٹل

دار الافتاء کراچی
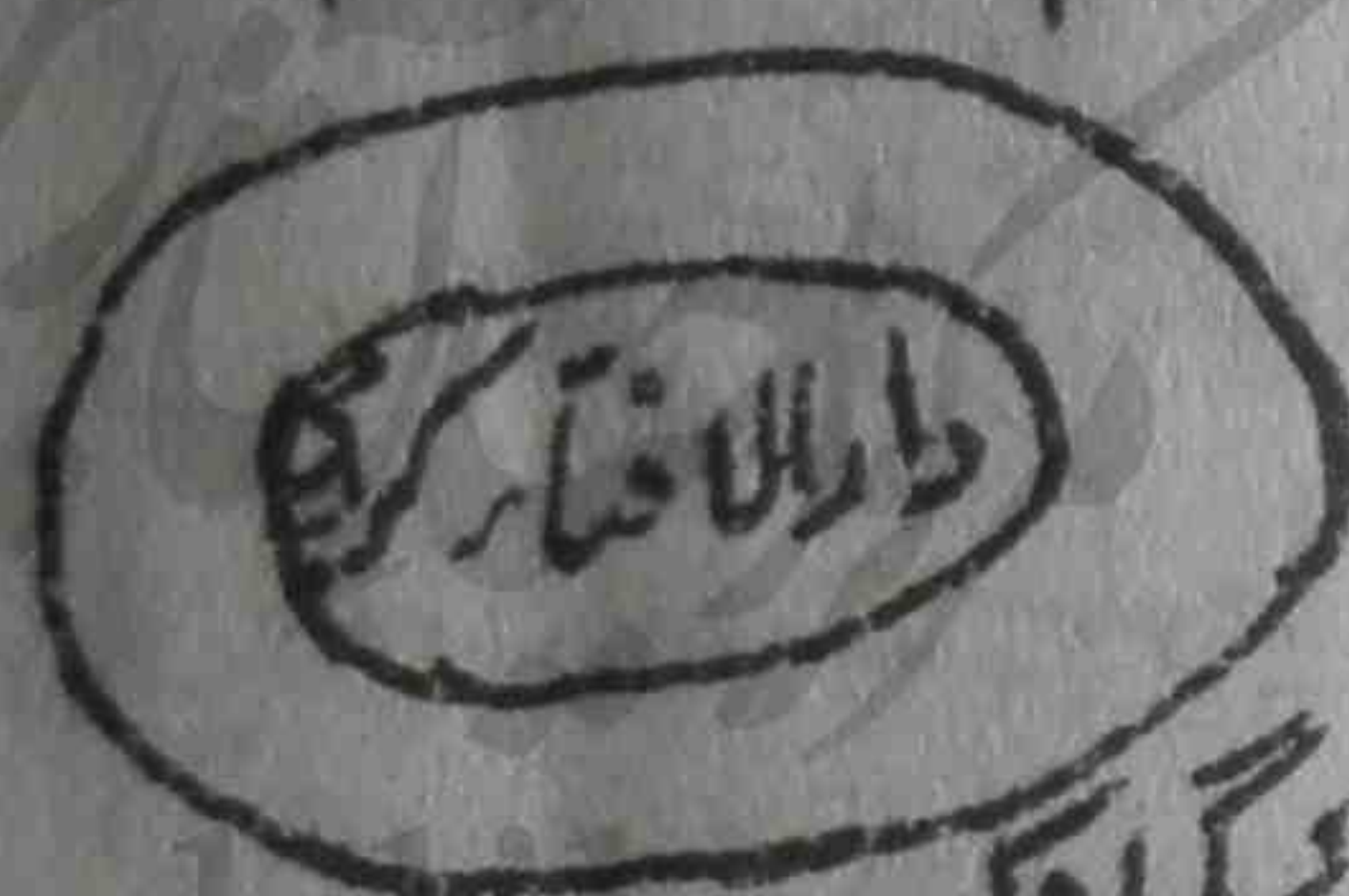
حضرت مولٰنا مفتی مظفر احمد صاحب نے دیوبندی مولویوں کے گمراہ کن فتووں کا جواب باصواب تحریر فرما کر مسلمانوں کو انکی عداوت اہلبیت اظہار کا اظہار فرما دیا۔ مولی سبحانہ تعالیٰ مسلمانوں کو خوارج کی خباثوں سے محفوظ رکھے آمین۔

الجواب صحیح
فقیر سید حامد جلالی غفرلہ
(من علماء الفتحپوری دہلی)

غلام محی الدین نعیمی عفی عنہ

## الجواب

حضرت مولٰنا حافظ قاری مفتی محمد مظفر احمد صاحب دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو جواب تحریر فرمایا ہے۔ وہ عین حق اور عین صواب ہے۔ اس کے خلاف جو قیاس اور جہلا نے رائے دی ہے وہ خوارج بد باطن اور وہابی بد عقیدہ۔ اور مشرکین و مبتدعین یزیدیوں فعل ہے۔ اللھم احفظنا منھم بجاہ سید المرسلین و آلہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ۵ احقر ناصر جلالی

ناصر جلالی دہلوی
پاک بنگلہ مارٹن روڈ۔ کراچی ۵

حضرت علامہ مفتی قاری محمد مظفر احمد صاحب مدظلہ العالی کا جواب بالکل حق و صواب اسکے خلاف کا سخت گمراہ و بددین مستحق عذاب ہے

حکیم تجمل حسین خاں فتحپوری عفا اللہ عنہ

بے شک عبادت مالی و بدنی کا ثواب جسکو چاہے ایصال کر سکتا مجیب حضرت مظفر احمد صاحب نے جو کچھ بھی جواب دیا وہ حق و صحیح ہے کیونکہ شربت حسین و سبیل یا دوسری قسم کے طعام و شیرینی وما اہل لغیر اللہ میں نہیں آتا فقط۔ ابو ب العلی مجد الدین سید محمد مرشد علی مجددی

سابق مفتی اعظم ریاست پٹیالہ وارد حال۔ کراچی

ما اجابہ مولانا العلامہ المفتی محمد مظفر احمد صحیح بلا ارتیاب و مخالفہ مبتدعاً

سبیل الشیطان اللھم احفظنا من البغی والطغیان واھدنا الیٰ سنۃ وحجۃ سید الانام علیہ وعلیٰ اٰلہٖ افضل الصلوٰۃ وازکی التحیات مادامت الشھور والزمان

نمقہ العبد الجانی احمد نورانی

الجواب صحیح

غفرلہ الباری ۳/۲/۴/۷۰ھ

مولوی حکیم سیدناصر خلیق دہلوی

۲/ ماسٹر ہاؤس متصل میمن مسجد صدر سمرسٹ اسٹریٹ

۱۳۷۰ھ

کراچی نمبر ۳-

جواب مفتی مظفراحمد صاحب صحیح وحق والحق احق ان یتبع

کتبہ قاضی زین العابدین

مجیب مصیب حضرت العلام مفتی ابن مفتی محقق ابن محقق مولنا مظفر احمد صاحب (دام ظلہ الاقدس علیٰ روس اہلسنت) نے جو تحریر فرمایا وہ بالکل صحیح ہے مجیب اول خارجی معلوم ہوتا اہل بیت سے بغض وعداوت رکھنا خارجیوں کا کام ہے مجیب ثالث یعنی حضرت مولانا مفتی مظفراحمد صاحب دہلوی۔ اہل سنت کے مسلم شدہ مفتی ہیں

الحق احق الیٰ ان یقال

تراب نعلین سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم احمد حسین عفا اللہ عنہ فی الوارس بحرمت جدالحسن والحسین رضی اللہ عنہ خطیب عیدگاہ گجرات پنجاب وارد حال کراچی

نصف آیۃ کا ترجمہ بیان کر کے پوری آیت کو چھوڑ دینا اور اپنا
مطلب نکال لینا فرقہ ضال وہابیہ دیوبندیہ کا قدیم شعار ہے اللہ
پاک انکے فریب سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے الحمدللہ کہ مولانا مظفر احمد
صاحب مدظلہ نے حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کر دیا اللہ پاک
انکو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔ فقط

مولوی عبیدالرحمن قادری نظامی دہلوی
خطیب مسجد مکرانی پیر کالونی ۲/۲ کراچی

الجواب صحیح
فقیر محمد عبدالمبین قادری غفرلہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عشرۂ محرم نہایت متبرک اور بابرکت ایام ہیں اسمیں صدقات
وخیرات اور دیگر عبادات خصوصاً اطعام مساکین نہایت مرغوب و
محمود اور باعث خیر و برکت و موجب نزول رحمت ہے اس میں سبلیں
لگانا، پیاسوں کو سیراب کرنا یہ ایسے اعمال ہیں جنکا ذکر خود احادیث
کریمہ سے ثابت اور اسے بدعت بتانا شریعت پر جرأت ہے ان
اعمال کو مشرکین سے تشبیہ دینا شریعت سے ناواقفیت کی اور
جہالت کا ثبوت ہے۔ قربت یعنی عبادت یقیناً خداوند کریم سے مخصوص
ہے کوئی مسلمان غیر خدا کی نہ عبادت ٹھیرانا مسلمانوں پر افترا اور انکے

ساتھ سوء ظنی ہے جو لا تظنوا ظن السوء کے تحت اشد کبیرہ ہے مسلمان ان دنوں میں جو کچھ کرتا ہے وہ محض لوجہ اللہ اور قربت کی خاطر کرتا ہے اور ان اعمال خیر کا جو کچھ ثواب مرتب ہو انہیں حضرات حسنین اور جملہ شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روحوں کو ایصال کر دیتا ہے اور اتنا باتفاق اہلسنت جائز ہے۔ نہیں جانا کہ حنفیہ شافعیہ مالکیہ اور حنابلہ میں سے کوئی بھی ایصال ثواب کا منکر ہو۔

مسلمانوں کے ان اعمال خیر کو جسے وہ محض لوجہ اللہ کرتے ہیں قربت حسنین وغیرہما قرار دینے والے حضرات کو چاہیئے۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ کی شفاء السقام علامہ نبہانی کی شواہد الحق کا مطالعہ کرکے اپنی روش درست کرلیں اور مسلمانوں کے ساتھ سوء ظنی جیسے کبیرہ سے محفوظ رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

شمس الضحیٰ غفرلہ

۷۸۶

حضرت مولانا مفتی منظفر احمد صاحب نے جو کچھ لکھا ہے درست ہے سبیل اما مین رضی المولی عنہما۔ انکے نام پر ایصال ثواب۔ فاتحہ

خواہ دودھ پر ہو یا کھچڑہ وغیرہ پر تاریخ معینہ عشرہ محرم الحرام کو ہو یا کسی

بھی دن میں اہلسنت والجماعت کے نزدیک جائز و درست ہے۔ وہابیہ

دیوبندیہ۔ خوارجیہ کے نزدیک سب حرام و ناجائز ہیں۔ یاں اون کے

نزدیک ہندوؤں کے سودی روپیہ سے پیاؤ کا پانی پینا جائز ہے دیکھئے

فتاوی رشیدیہ حصہ سویم۔

سوال ہندو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے

مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فقط۔

ظفر علی دار العلوم امجدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

ایک استفتا اس کے تین جواب میرے پیش نظر ہیں۔ مفتی صاحبان

کی علمی حیثیت یہ ہے کہ شاید وہ اس سے بھی واقف نہیں کہ فتوی کیا

صیغہ ہے اور اس کے کیا معنی ہیں پہلے جواب لکھنے والے صاحب نے

امور خیر کو ناجائز اور حرام بنانے کے لئے قرآن مجید کی آیت تحریر فرمادی

ان صاحب نے تفاسیر کا مطالعہ کر لیا ہوتا تو اونہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ آیۃ

مشرکین مکہ کے باب میں نازل ہوئی۔ جنہوں نے اپنے اموال میں بتوں کو

MAAB 1431
maablib.org

خدا کا شریک قرار دیا تھا۔ کوئی مسلمان حضرت امام حسن یا امام حسین یا انکی والدہ ماجدہ حضرت خاتونِ جنت کو خدا یا خدا کا شریک نہیں مانتا۔ بلکہ اللہ کے محبوب اور مقرب بندے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے مظہر جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان محبوب بندوں کے صدقہ میں ہماری حاجت روائی فرماتا ہے۔ جب مسلمان ایسا جانتے ہیں تو مفتی صاحب کا حکم انپر کس طرح صحیح ہوا۔ دوسرے جواب لکھنے والے صاحب نے محض اپنے قیاس سے امورِ خیر کو ناجائز و حرام قرار دیا نہ قرآن مجید کی آیت نہ کوئی حدیث شریف نہ فقہ کی عبارت پیش فرمانے اور پیش کہاں سے فرماتے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ جن سے وہ ان امور کو ناجائز قرار دیں۔ جب قرآن پاک نے ناجائز قرار نہیں دیا۔ حدیث شریف میں ممانعت نہیں آئی۔ فقہ حنفی منع نہیں کرتی۔ تو مجیب صاحب دین میں اپنی عقل لگا کر بدعتی ہوتے۔ مولٰنا مولوی مفتی شاہ مظفر احمد صاحب کا جواب حق باصواب ہے۔ بیشک ایصالِ ثواب شرعاً مستحب و جائز ہے خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بکری ذبح فرما کر اسکا گوشت ان عورتوں کو تقسیم فرمایا جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتمیں حاضر ہوتی تھیں اور اس کا ثواب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشتا۔ یہ

حدیث صحاح ستہ میں مذکور ہے۔ فقہ کی معتبر کتاب مراقی الفلاح میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے ہیں۔ ان کیلئے حج کرتے ہیں کیا یہ انہیں پہنچتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ضرور پہنچتا ہے۔ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح صفحہ ۳۶۳ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ حضرت سعد بارگاہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا اگر میں اس کے لئے صدقہ کروں تو انہیں ثواب پہنچے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ضرور پہنچے گا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں کس چیز کا ثواب پہنچاؤں فرمایا پانی کا حضرت سعد نے کنواں بنوایا اور اس کا ثواب اپنی ماں کو پہنچایا اس کنوئیں کا نام بیرام سعد ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ کنواں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بنوایا گیا مگر کسی نے اسکو حضور کا کنواں نہ کہا حضرت سعد نے بنوایا ان کا نام بھی نہ لیا گیا بلکہ سعد کی ماں کا کنواں کہا گیا۔ کیونکہ ثواب سعد کی ماں کو پہنچایا گیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنکو ایصال ثواب کیا جائے انکا نام لینا حدیث سے ثابت ہے۔ چونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو ثواب بخشتے ہیں اس لئے امام کی سبیل کہتے ہیں اور اگر امام کا نام لینے سے وہ سبیل ناجائز ہو جاتی ہے تو

سعد رضی اللہ عنہ کی ماں کا نام لینے سے اس کنوئیں کا پانی کیوں ناجائز نہ ہوا صاحب شریعت علیہ السلام نے بھی نہ فرمایا کہ سعد کی ماں کا نام نہ لو اس سے شرک ہو جاتا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ امام کو ثواب بخشیں گے تو امام کی سبیل کہیں گے اور سرکار بغداد کو ثواب کا نذر کریں گے تو غوث پاک کی گیارہویں کہیں گے یہ کہنا حدیث شریف سے ثابت ہے۔ مسلمانوں کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں سے علاقہ نیازمندی ہے اسلئے وہ نفیس ولذیذ کھانے پکا کر اس کا ایصال ثواب کرتے۔ سبیلیں لگا کر لوگوں کو برف شربت پانی پلا کر اسکا ثواب پہنچاتے ہیں جس طرح درود شریف میں آل پاک کا ذکر کرکے درود شریف کا ثواب پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح کھانے اور پانی کا بھی جن بدنصیبوں کو ان محبوبانِ خدا سے تعلق و نیازمندی نہیں وہ اسے روکتے اور منع کرتے ہیں بلکہ بعض ایسے دریدہ دہن ہیں جو اللہ تعالے کی ان پاک نعمتوں کو جنپر قرآن عظیم پڑھا گیا۔ بزرگانِ دین کو ایصال ثواب کیا گیا۔ نجس اور پیشاب و پاخانہ کی مثل کہتے ہیں وہ بھی اسلام کے دعویدار تھے۔ جنہوں نے اہل بیت مصطفےٰ پر کھانا پانی بند کیا تھا یہ بھی مسلمان ہونے کے مدعی ہیں کہ کھانے پانی کے ثواب کو روکتے ہیں۔ مسلمانو سمجھ لو کہ یہ اگر اسوقت ہوتے تو جس طرح آج ثواب کو منع کرتے ہیں

اسی طرح آب و دانہ بند کرنے والوں کے ساتھ ہوتے۔ مسلمانو غور کرو ان لوگوں کے نزدیک بزرگان دین کی فاتحہ و نیاز کا کھانا تو ناجائز ہے مگر ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی دیوالی کی پوری کچوری کھیلیں کھانا درست ہے ان کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کا یہ فتویٰ ہے جو انکے فتاویٰ حصہ دوم صـ ۱۱۹ پر مذکور ہے انہیں مشرکوں سے محبت ہے اور عاصیان خدا سے نہیں پھر ان ایصال ثواب کے منع کرنے والوں نے اپنے استادوں کے استاد مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کا فتویٰ ہی تسلیم کر لیا ہوتا جس میں وہ ذکر شہادت ایصال ثواب فاتحہ پنج آیت سب کو اپنا معمول فرماتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ یہ سب کام میں کرتا ہوں کیا مانعین حضرات ہمت کرینگے اور شاہ صاحب پر بدعتی اور مشرک ہونے کا فتویٰ جڑ دیں گے۔ آخر میں اپنے سنی بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ این و آں کے کہنے پر عمل نہ کریں۔ ایصالِ ثواب کریں۔ ذکر شہادت کی مجالس معتبر روایات سے پڑھوائیں سنیں مگر وہ بدمذہب جو اس کے اہل نہیں نہ ان سے مجلس پڑھوائیں نہ انکی مجلسوں میں شرکت کریں فی نفسہ سبیلیں لگانے میں حرج نہیں نام و نمود و صرف سجاوٹ سے بچیں سبیلوں کو سجا کر نمائش گاہ نہ بنائیں اس میں جو روپیہ برباد ہوتا ہے وہ غرباء و مساکین پر خرچ کر کے امام کی روح کو خوش کریں۔ تاشے باجے۔ کھیل

تماشے یزیدیوں کے افعال ہیں امام مظلوم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تماشے باجے نہ تھے انسے بچنا ضروری سمجھیں اللہ حق کو قبول کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔

کتبہ

العبد المعتصم بذیل النبی الامی عمر النعیمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی کمل ھدایتہ بضایتہ مواخاۃً فی القلیل والکثیر۔ وذیّل ولایتہ بقناعتہ موافاۃً فی الجلیل والبصیر۔ ونور قلوب عبادہ بالرسول النبیل والبشیر۔ وودو دعن وب ودادہ فی الاصیل والعشیر۔ وعلم جبیبہ بطلب المودۃ فی النزیل والظہیر۔ وقوم لبیبہ بقولہ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ فی الظلیل والھجیر۔

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الذی ھو عین ھدایتہ بلا نکیل ولا نکیر وعلیٰ آلہ واھل بیتہ من السلیل والصھیر۔ واصحابہ من النصیر والھجیر۔

یک حسینے نیست کو گردد شہید
ورنہ بسیار اند در عالم یزید

اسلام خدا اجل سلطانہ کی محبت کے ساتھ ساتھ رسول خدا

علیہ الصلوٰۃ والسلام آل رسول صحابِ رسول اور جان نثارانِ رسول کی محبت ومتابعت کا نام ہے

محمدِ عربی کابروئے ہر دو سرا است

کسیکہ خاکِ درش نیست خاک بر سرِ او

اسلام کے وہ جھوٹے پجاری ہیں۔ جو توحید کا نام لیکر رسالت کی توہین کرتے ہیں۔ یا رسالت کا نام لیکر آل رسول اروا حنا فداہم کی تنقیص کرتے ہیں اور آلِ رسول ہیں بھی حضرت امام حسن اور سیدنا حسین کی ذات ستودہ صفات جنکی نسبت ارشاد نبوت ہے من احبہما فقد احبنی ومن ابغضہما فقد ابغضنی ایسا خصوصی درجہ رکھتی ہے۔ جہاں ثنا وصفت کا میدان بھی تنگی کرتا ہے۔ اور انکے کمال وجلال کا ادنیٰ سا حصہ بھی ہم سے بیان نہیں ہوسکتا۔ کجا کہ انکی توہین کی جائے۔ یا تلمیحات واشارات وکنایات کے ذریعہ سے انکی شان اقدس کو گھٹایا جائے۔ اپنا تو یہ مسلک ہے کہ ان کے نام پاک سے جس پاک چیز کو نسبت ہوگئی اس کا بھی مرتبہ بڑھ گیا۔

بمقامے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود

سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

حیرت ہے۔ اور عجائبات مذہبی ہیں سے یہ بھی عجیب تربات ہے

کہ انکی نذر و نیاز کی کسی چیز کو خاک بدہن قائل نعوذ باللہ پیشاب سے نسبت دی جائے۔ آج کافر بھی حضرت امام عالی مقام کی نیاز کی کسی چیز کی نسبت ایسے ناپاک الفاظ زبان سے نکالنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ خدا جانے۔ وہ کس ناپاک مذہب سے تعلق رکھتے ہیں جنکے منہ سے نذر و نیاز کی چیز کو دیکھکر پیشاب نکلتا ہے۔ مسلمان کے منہ سے تو کبھی ایسے ناپاک الفاظ نکل ہی نہیں سکتے۔ یقین ہے کہ ایسے شوم و بدبخت کے منہ سے مرتے وقت بول و براز ہی کا انجام ہوگا دو لڑنے والے آدمیوں کی طرف سے فتویٰ گھڑا گیا اور اس میں مفتی محمد شفیع اور مولوی احتشام الحق وغیرہ کو کراچی کے سب سے بڑے مولوی لکھا گیا۔ اپنے معتقدوں سے اپنا پروپگنڈہ کرانا انکو خوب آتا ہے جن مولویوں کے نام استفتاء میں درج ہیں۔ ان میں سے تو بعض ایسے ہیں جو پرائمری اسکولوں کے مدرس کی حیثیت کے سوا کوئی علمی یا مذہبی پوزیشن نہیں رکھتے۔ کراچی میں بلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا اور ہلدی کی گرہ لیکر یہ پنساری بن بیٹھے۔ خدا کے فضل سے اہل سنت والجماعت کے اکابر علماء کراچی میں موجود ہیں۔ جن میں سے قدوۃ العارفین امام المحدثین حضرت سید محمد مخدوم ناصر جلالی دہلوی حضرت مولانا سید حامد جلالی دہلوی۔ حضرت مفتی اعظم مولانا مظفر احمد دہلوی خطیب

شاہی مسجد فتحپوری دہلی۔ امام الفقہا سید العلما حضرت مولانا محمد عمر نعیمی مراد آبادی شمس الفقرا استاذ القرا حضرت علامہ حافظ غلام رسول صاحب قادری خطیب جامع قادریہ مدظلہما اور انکے علاوہ اور بھی مستند علماء اہل سنت موجود ہیں جو اپنے علم وفضل زہد و تقویٰ اور خاندانی فضیلت کے اعتبار سے ایک امتیازی درجہ رکھتے ہیں جن میں سے بعض اکابر علماء و فضلاء کے جوابات اسی فتویٰ میں موجود ہیں ان سے احتراز یعنی چہ؟ ۔ اگر دیوبندی مولویوں کے جوابات پر پوری طرح تنقیدی نظر ڈالی جائے جو آپ کے پیش نظر ہے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح کھل جائے گی کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان انکا فتویٰ سوال کا جواب نہیں بلکہ سوال کو تو سرے ہی سے چھوڑ ہی دیا گیا ہے۔

اب میں اصل سوال کا جواب قرآن پاک احادیث سید لولاک اقوال سلف صالحین کی روشنی میں لکھتا ہوں ۔ پروردگار قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین ترجمہ اے ایمان والو حرام نہ کرو ان پاک چیزوں کو جنہیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا اور حد سے نہ گذرو اللہ تعالیٰ حد سے گذرنے والوں کو

پسند نہیں کرتا۔

ابوداؤد ونسائی۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا قال ھذہ لام سعد۔ یا رسول اللہ سعد کی ماں کا انتقال ہوگیا۔ کون صدقہ ان کے لئے کرنا بہتر ہے ارشاد فرمایا پانی کا کہ وہاں اسکی کمی تھی اور اسکی ضرورت بھی تھی انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ سعد کی والدہ کے لئے ہے اس کا ثواب ان کو پہنچے۔ تفسیر مدارک میں ہے۔ وعن عمر بن عبد العزیز انہ کان یشتری اعدال السکر ویتصدق بہا فقیل لہ لم لا تتصدق بثمنہا۔ قال لان السکر احب الی فاردت ان انفق مما احب۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ شکر کی بوریاں خرید کر للہ دیا کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا آپ اس کی قیمت کیوں نہیں دیدیتے۔ فرمایا کہ شکر مجھے پسند ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہی چیز خرچ کروں جو مجھے مرغوب ہے۔ معلوم ہوا۔ شہداء عظام وبزرگان کرام کے لئے للہ محبوب اور اچھی چیز دینی چاہئے۔

آپ اگر ان احادیث وکلام الٰہی کی روشنی میں مسلمان اور

حضرت امام عالی مقام سیدنا حسین علیہ السلام کی سبیل لگاتے ہیں تو اس میں اعتراض کی بات ہی کیا ہے۔

بجا جو زیرِ فلک خلق میں رہیل حسین | تو صبر و شکر بڑھے اور ہوئے کفیل حسین

وہ کربلا کے دقوعات درد زا ہیں ظہور
لگا رہے ہیں مسلمان یوں سبیل حسین

آئیے ہیں آپکی جماعت کے گرو گھنٹیال مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقریر ذبیحہ سے آپ کے باطل عقائد کو ذبح کروں کہتے ہیں۔ " اگر شخصے بزے را خانہ پرورکند تا کہ گوشت او خوب شود او را ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوراند خللے نیست" ان حضرات سے پوچھا ہوتا کہ یہ فاتحہ خواند بخوراند کیسی خوراندہ فاتحہ بخواند کہا ہوتا حقیقت یہ ہے متعدد حدیثوں میں کہ نیت المومنین خیر من عملہ ۔مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ فتاوی عزیزیہ صفحہ ۵۰ میں فرماتے ہیں " طعامیکہ ثواب آن نیاز حضرت امامین نمایند و بران فاتحہ وقل و درود بخوانند تبرک می شود خوردن آں بسیار خوب است" یعنی جس کھانے پر حضرات امامین رضی اللہ عنہما کی نیاز دی گئی ہو۔ فاتحہ درود و قل پڑھے گئے

ہوں تو وہ متبرک ہے اس کا کھانا نہایت خوب ہے فیصلہ ہوا کہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ متبرک اور نہایت خوب بتلاتے ہیں کیوں خود ساختہ مفتیان کرام ہے علمی مذاق؟ آئندہ کسی کے منہ نہ آنا۔ آئینہ کے مقابل آئینہ ہے اپنی جماعت میں بیٹھکر مولوی زور مفتی بنا کریں۔ لیکن ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ "کچھ لکھو پڑھو بیٹا ابھی مدرسہ جاؤ"

افسوس وصد ہزار افسوس کہ سیدنا و مولٰنا حسین علیہ السلام کی ذات گرامی شہادت کے بعد بھی ستائی جارہی ہے۔ میرے فاضل دوست فصیح البیان بلیغ اللسان جوان عمر و جوان فکر حضرت الحاج محمد عثمان برق قریشی قادری احمد آبادی۔ اطال اللہ عمرہٗ علمہ کا شعر یاد آیا فرماتے ہیں۔

## سوالِ برق

سوال برق ہی اے مفتیِ دینِ متین تم سے
نہیں واقف ہو تم کیا معنی لا اسئلکم سے

فتاوٰی عزیزیہ صفحہ ۱۰۴ میں حضرت شاہ صاحب محدث دھلوی فرماتے ہیں۔ اگر ملیدہ و شیر و برنج برائے فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخوانند مضائقہ نیست۔ اگر ملیدہ دودھ چاول

کسی بزرگ کے فاتحہ کے لیئے ان کی روح کے ایصال ثواب کے
ارادہ سے یکایک کر دکھلائیں تو مضائقہ نہیں۔
امام الوھابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صراط مستقیم جو انکی مشہور تصنیف
ہے لکھتے ہیں "صفحہ ۳۷، نہ پندارند کہ نفع رسانیدن باموات باطعام
وفاتحہ خوانی خوب نیست چہ ایں معنی بہتر و افضل" یعنی نہ سمجھے کہ مردوں
کو کھانا کھلانے اور فاتحہ خوانی کے ذریعہ سے نفع پہنچانا اچھا نہیں کیونکہ
یہ معنی بہتر و افضل ہیں لیجئے آپ کے امام نے فیصلہ کر دیا اب تو
بیکار جنگ سے باز آجاؤ گے۔

ضد چھوڑیئے بس آپ سر انصاف آیئے
انکار ہی رہیگا مری جاں کب تلک

اور سنئے اسی صفحہ میں طعام و قرات کے اجتماع کو بہتر کہا۔ "ہرگاہ
ایصال نفعی بمیت منظور دارد موقوف برا طعام نہ گزارد اگر میسر
باشد بہتر است والا صرف ثواب سورۂ فاتحہ واخلاص بہترین خواہد
است دوسری جگہ اسی کتاب کے صفحہ ۶۴ میں لکھتے ہیں "پس
درخوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ و اعراس و نذر و نیاز اموات
شک و شبہ نیست۔ یہاں تو صاف نذر و نیاز کا ذکر ہے جیسی
خود ہی انہوں نے اپنی دوسری تصنیف تقویت الایمان جس میں

تقویت الایمان کہوں تو کس طرح بے جا نہیں شرک بتایا ہے اور اس کے کرنے والے کو ابوجہل کی برابر مشرک ٹھیرایا ہے۔ یہاں آپکے امام اس کی خوبی میں شک وشبہ نہیں بتاتے تو فرمائیے اپنے جاری کردہ فتویٰ سے مومن رہے یا مشرک؟ اور اگر مشرک ہوئے تو ابوجہل کے برابر یا فرعون و ہامان کے برابر ٹھنڈے دل سے جواب دیجئے

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

جی چاہتا ہے کہ آپ کو گھر تک پہنچاؤں۔ صراط مستقیم صفحہ ۱۲۲ فصل دوم میں اپنے مرشد سید احمد صاحب کے لکھتے ہیں "اول طالب را باید کہ باوضو دو زانو بطور نماز نشیند و فاتحہ بنام اکابر ایں طریق یعنی حضرت خواجہ معین الدین سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواندہ التجا بجناب ایزد پاک بتوسط ایں بزرگان نماید و بنیاز وزاری بسیار دعائے کشود کار خود کردہ ذکر دو ضربی شروع نماید لیجئے بزرگوں کے وسیلے سے دعا کو بھی جائز کہدیا......میں کہوں اور صاف کہوں کہ یہ حضرت غوث الثقلین مقتدا الفیلتین سیدنا و مرشدنا قطب ربانی شہباز لامکانی شیخ عبدالقادر جیلانی و حضرت خواجہ خواجگان معین بے کسان سیدنا و مرشدنا سید معین الدین چشتی

اجمیری رضی اللہ عنہا کی کرامات کا ادنی کرشمہ ہے کہ منکرین انکی خداداد

قوت کے قائل تو ہوئے۔ لہذا انکے چیلے چانٹوں کو بھی ان کا احترام

کرنا واجب ہے۔

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل

میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

حضرت غریب نواز رضی اللہ عنہ جنکی عظمت و کرامت کے قائل

اپنے قول سے ہوئے ہو سیدنا و مولنا الحسین علیہ السلام کی شان

میں فرماتے ہیں۔

شاہ است حسین بادشاہ است حسین

دین است حسین دین پناہ است حسین

سر داد و نداد دست در دست یزید

حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین

خیر کوئی وقت آئے گا ہم ہندی کی چندی پبلک کے سامنے

پیش کریں گے۔ ہم رواداری کو اچھا سمجھتے اور فرقہ پرستانہ

مسائل کو ابھارنا نہیں چاہتے لیکن ایسے خود ساختہ مفتیوں کو جو در حقیقت

خوارج میں سے ہیں اور اپنے چہروں پر سنی ہونے کی نقاب ڈالے ہوئے

ہیں متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے ناپاک خیالات کو اپنے حد تک محدود

رکھیں ورنہ ہم مجبور ہو جائیں گے کہ ان کو ترکی بہ ترکی جواب دیں۔ انہیں
چاہیے کہ فرقہ پرستی کو ہوا نہ دیں بہتر شریعت مقدسہ کو مضحکہ نہ بنائیں
اور جو منہ میں آئے نہ بکیں اور جو جی میں آئے نہ کہیں ــــ غضب خدا
کا جس حسین نے تلواروں کی چھاؤں میں۔ تیروں کی بارش میں۔
دشمنوں کے نرغے میں اپنے نانا علیہ السلام کے دین کو زندہ کیا اپنے
بال بچوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپتا ہوا دیکھا اور آخر میں اپنی
جان عزیز بھی قربان کردی۔ دنیا میں ایسی قربانی ایثار و شہادت کی
مثال نہیں مل سکتی اور ہم جسقدر بھی نذرانہ عقیدت و محبت بارگاہ
حسینی میں پیش کریں وہ کم ہے اور جسقدر انکا ذکر خیر کریں انکے مرتبہ
کے لحاظ سے کم ہے۔ ادنیٰ ہے لہذا میرا مختصر جواب یہ ہے کہ جس نے
سوال حضرت امام حسین علیہ السلام کی نیاز و نذر کے متعلق گستاخانہ
الفاظ استعمال کئے ہیں وہ مردود ہے اور نمونہ یزید اور جن مفتیوں
نے انکی گستاخی کو سراہا ہے وہ بھی اسی زمرہ میں سے ہیں۔

نہ زیاد کی وہ جفا رہی نہ یزید کا وہ ستم رہا
جو رہا تو نام حسین کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن
تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت

۰۰ ر
مکتبہ ... کراچی ۳۹۰

للکافرین
بندہ
بارگاہِ غوثِ زمن ظہورِ الحسن اللہ دس الحنفی القادری کان اللہ لہ

# دیوبندی وہابیوں کے باطل عقائد کا مختصر کچا چٹھا

## عقائد

(۱) دیوبندی وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کو بالفعل علم غیب حاصل نہیں تقویۃ الایمان مطبوعہ دہیر ہند پریس ۱ ۵ سطر ۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے دریافت کرے یہ خدائے تعالیٰ کی شان ہے۔

(۲) خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ براہین قاطعہ امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے اور خلف و عد کذب کے معنی درست ہونے کی بھی تصریح کر دی ہے۔ ملاحظہ صیانۃ الناس عن وساوس الخناس

(۳) دیوبندی وہابیوں کے عقیدے میں شیطان لعین کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ایسے خلاف عقیدہ شرک ہے براہین قاطعہ ۵۱ سطر ۲ میں شیطان کو علم محیط حاصل ہے۔

## مختصر رد

(۱) اہلسنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو علم غیب ہر وقت حاصل ہے اس کا انکار خدا کی اس آیت سے انکار ہے عالم الغیب والشہادہ آیۃ کا انکار کفر ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی جس طرح ذات ہمیشہ سے ہے ہمیشہ تک رہیگی۔ اسی طرح اس کی صفات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ تک رہیں گی۔ کسی آن اس سے جدا نہیں ہو سکتیں صدق سچائی اسکی صفت ازلی ابدی ہے۔ ومن اصدق من اللہ قیلا جب صفت صدق اسکی صفت ٹھیری ہے تو کذب کا نہ امکان ہو سکتا ہے نہ وقوع یہ محال ہے اللہ تعالیٰ ایسے گندے عقیدے سے بچائے

(۳) مسلمانو! اپنے ہوش سنبھالو خبردار ہو جاؤ شیطان ملعون کیلئے علم محیط زمین کا جائز اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے شرک یہ عجیب شرک ہے۔ کیا شرک میں بھی تقسیم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیٔ۔ اے حبیب ہم نے تمہارے اوپر ایسی کتاب اتاری جسمیں ہر شے کا روشن بیان ہے اور ہر شے جسمیں موجودی شے میں لوح محفوظ ہی ہے اس کے بارے میں فرمایا۔ کل صغیر وکبیر مستطر۔ اسمیں ہر چھوٹی بڑی چیز درج ہے حدیث معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتجلی لی کل شیٔ میرے اوپر ہر شے (۱۸) ہزار عالم کی روشن

813
۳۶۰۱
۲۳۵
Haji Dawood Nasir Library. M. Syed Mohd Dehlavi KARACHI-18.
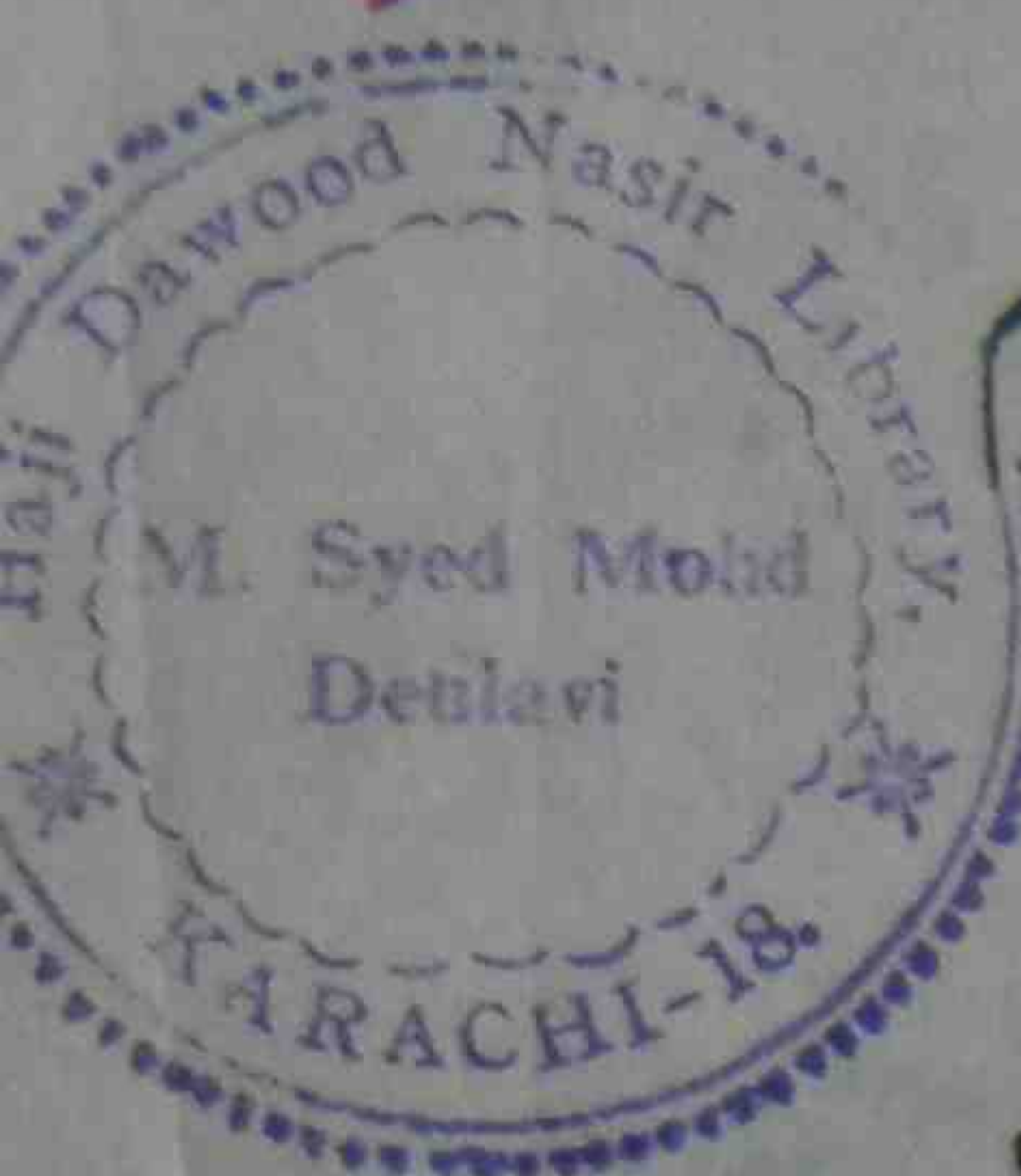
بسلسلہ یادگارِ رضویہ علیہ السلام

# سُلطان طوس

یعنی

امام ابن امام ولی العارفین شاہ کونین حضرۃ
امام علی ابنِ موسیٰ رضا علیہ السلام
کی سیرتِ طیبہ اور حیاتِ مقدسہ کے مختصر حالات

maablib.org

مؤلفہ
(مولوی) سید کرار حسین رضوی۔ الہ آبادی

ازطرف:۔ انجمن یادگارِ رضویہ رجسٹرڈ۔ ڈرگ کالونی۔ کراچی